ADVANCE SOCIAL SCIENCE ARCHIVE JOURNAL
Available Online: https://assajournal.com
Vol. 03 No. 02. Apr-Jun 2025.Page#.1553-1562
Print ISSN: 3006-2497 Online ISSN: 3006-2500
https://doi.org/10.55966/assaj.2025.3.2.028
Platform & Workflow by: Open Journal Systems

Introduction and Importance of Plants Mentioned In the Quran: A Research and Analytical Study

قرآن میں مذکور نباتات کا تعارف واہمیت۔ تحقیقی و تجزیاتی مطالعہ

Hafiz Muhammad Tahir
Ph.D Scholar, Department of Islamic Studies, the Imperial College of Business Studies Lahore
mi1802046@gmail.com
Dr. Zafar Ali
Assistant Professor, Imperial College of Business Studies, Lahore

Abstract
The Quran is a source of knowledge and wisdom. It mentions everything in the world, even the wonders of plants that contain wisdom. In the Quran, Allah Almighty has collected knowledge of all kinds of facts that will occur until the Day of Judgment, among which plants are worth mentioning. The plants of the Quran are a special part of this universe, and this is a manifestation of the glory of Allah Almighty in the universe, where humans and other living beings have been given many blessings. At the same time, it has also been given a favorable environment and Allah has created herbs, which absorb impurities and protect the environment from various types of pollution. In this holy verse, two words have been used regarding dry and moist plants: رَّطْبٍ and يَابِسٍ.رَّطْبٍ means wet and يَابِسٍ means dry and moist plants. This verse is the ultimate proof of the conciseness and eloquence of the Quran. In earlier times, mankind did not know that there is a difference between male and female in plants and fruits. Today, botany has told us that there is a difference between male and female in every plant and fruit. Even in unisexual plants, there is a clear difference between male and female. If we study the books of hadiths regarding the necessity and importance of Quranic plants, it becomes clear that the necessity and importance of herbs and the fruits obtained from them is proven by the verbal and practical Sunnah of the Holy Prophet (peace and blessings of Allah be upon him).

***Keyword**: Quranic Plants, Medical Education, Plants Effects, Prophetic Medicine, Necessity, Herbs.*

قرآن منبع علم و حکمت ہے اس میں دنیا کی ہر شئے کا ذکر ہے یہاں تک کہ حکمت پر مشتمل نباتات کے عجائبات ذکر ہیں۔ قرآن مجید میں اللہ تعالی نے قیامت تک وُقوع پذیر ہونے والے ہر قسم کے حقائق کا علم جمع کر دیا ہے۔ کلامِ الٰہی کی جامعیت بنی نوعِ انسان کے لئے روزِ قیامت تک کے لئے رہنمائی کی حتمی دستاویز ہے جو عقلی و نقلی ہر دو قسم کے علوم کو محیط ہے۔ یہ وہ کتاب ہے جو اوّل سے آخر تک اصلاً تمام حقائق و معارف اور جملہ علوم و فنون کی جامع ہے۔ قرآن خود کئی مقامات پر اِس حقیقت کی تائید کرتا ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے قرآن مجید کے بارے فرمایا کہ یہ وہ کلام ہے جو ہم نے نازل کیا اور اسکی زبان عربی ہے اسکے حروف عربی ہیں اور اسکی وجہ بھی بتائی کہ یہ عربی اس لیے ہے کہ اسکا سمجھنا آسان بنادیا گیا کہ سمجھنے کیلئے آسان بنادیا گیا۔ قرآن کریم کی تعریف اور اس کا معنیٰ ان الفاظ میں کی ان الفاظ میں بیان کیا گیا ہے:

الکلام المعجز المنزل علی النبي صلی اللہ علیہ وسلم المکتوب في المصاحف المنقول بالتواتر المتعبد بتلاوتہ"[1]

"قرآن کریم اللہ تعالیٰ کا وہ کلام ہے جو اس کے پیغمبر محمد ﷺ پر نازل کردہ ہے، یعنی موسیٰ و عیسیٰ علیہما السلام وغیرہ پر نازل کردہ کتب قرآن نہیں"

قرآن مجید میں اللہ نے ہر طرح کی نباتات تو کیا علومِ انسانی میں سے ہر ایک علم و حکمت کا منبع قرآن ہے اِرشادِ باری تعالی ہے:

---

[1] قنیبي، حامد صادق، معجم لغۃ الفقھاء، دار النفائس للطباعۃ والنشر والتوزیع، 1/368

{وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ.}[2]

”اور ہم نے آپ پر وہ عظیم کتاب نازل فرمائی ہے جو ہر چیز کا بڑا واضح بیان ہے۔“

شئ کے لفظ کا اِطلاق کائنات کے ہر وُجود پر ہوتا ہے، خواہ وہ مادّی ہو یا غیر مادّی۔ جو چیز بھی ربِ ذُوالجلال کی تخلیق ہے ’شئ‘ کہلاتی ہے، چنانچہ ہر شئے کا تفصیلی بیان قرآن کے دامن میں موجود ہے۔ اِرشاد فرمایا گیا ہے:

{وَتَفْصِيلَ كُلَّ شَيْءٍ.}[3]

اور (قرآن) ہر شئے کی تفصیل ہے۔

ایک اور مقام پر اِرشاد ہے:

{مَّا فَرَّطْنَا فِي الْكِتَابِ مِن شَيْءٍ.}[4]

”ہم نے کتاب میں کوئی چیز نہیں چھوڑی (جسے صراحۃً یا کنایۃً بیان نہ کر دیا ہو)۔“

چونکہ اَزل سے ابد تک جملہ حقائق اور مَاکَانَ وَمَایَکُوْن کے جمیع علوم قرآنِ مجید میں موجود ہیں.

مبحثِ اول: نباتاتِ قرآنیہ کا تعارف

قرآن اور نباتیات (Botany) دراصل قرآن میں جدید جڑی بوٹیوں کے بارے میں معلومات اور انکشافات کو کہا جاتا ہے۔ قرآن کے ایک ہزار سے زیادہ آیات جدید سائنس کے بارے میں معلومات فراہم کرتی ہیں اور اس میں کئی آیات صرف جڑی بوٹیوں کے بارے میں گفتگو کرتی ہیں اگر قرآن ہی میں مذکور جڑی بوٹیوں کی تفصیل و تحقیق پر لکھا جائے تو کئی کتب وجود میں آئیں گی یہاں چند ایک آیات کی جھلک پیش کرتا ہوں کہ کائنات میں موجود جڑی بوٹیوں سے متعلق حقائق قرآن اور جدید سائنس آپس میں مکمل مطابقت رکھتے ہیں۔

قرآن اور نباتات

نباتاتِ قرآنی اس کائنات کا ایک خاص حصہ ہیں اور یہ کائنات میں اللہ تعالیٰ کی شانِ ربوبیت کا ایک مظہر یہ ہے کہ جہاں انسانوں اور دوسرے جان داروں کو اور بہت سی نعمتیں دی گئی ہیں، وہیں اس کو سازگار ماحول بھی عطا کیا گیا ہے اور اللہ نے جڑی بوٹیاں پیدا کی گئی ہیں، جو کثافتوں کو جذب کر لیتی ہیں اور مختلف النوع آلودگیوں سے ماحول کو بچاتی ہیں۔

قرآن میں ان نباتات کے بارے فرمایا: تمہارا وہ رب جس نے تمہارے لئے زمین کو فرش بنایا اور آسمان سے پانی برسا کر درختوں سے تمہارے کھانے کیلئے بطور رزق پھل پیدا کر دیئے۔ ارشادِ بارتی تعالیٰ ہے:

يَا أَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ وَالَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ فِرَاشًا وَالسَّمَاءَ بِنَاءً ۝ وَأَنزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَخْرَجَ بِهِ مِنَ الثَّمَرَاتِ رِزْقًا لَّكُمْ ۝ فَلَا تَجْعَلُوا لِلَّهِ أَندَادًا وَأَنتُمْ تَعْلَمُونَ[5]

”اے لوگو اپنے رب کی عبادت کرو جس نے تم سب کو پیدا کیا ہے اس کی عبادت کرنے سے تم پرہیز گار بن جاؤ گے۔ تمہارا وہ رب جس نے تمہارے لئے زمین کو فرش بنایا اور آسمان سے پانی برسا کر درختوں سے تمہارے کھانے کیلئے بطور رزق پھل پیدا کر دیئے، کسی کو بھی اس کا شریک نہ بنانا حالانکہ تم جانتے ہو کہ اس کا کوئی شریک نہیں ہے

آیتِ مذکورہ میں گویا کہ روئے زمین پر اُگنے والی ہر نباتات کا ذکر ہے اس لئے انسانی زندگی اور انسان کو مطلوب جان دار اور بے جان وسائل کی حفاظت کے لیے یہ بات ضروری ہے کہ انسان ماحولیات کا تحفظ کرنے کا اہتمام کرے اور ایسی چیزوں سے بچے جو فضا، زمین یا پانی وغیرہ میں آلودگی کا باعث بنتی ہوں۔

” جڑی بوٹیوں کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ موجودہ تیز رفتار صنعتی ترقی سے پہلے جنگلات کی کثرت اور مظاہرِ قدرت سے چھیڑ چھاڑ نہ کرنے کے باعث آلودگی کا مسئلہ اتنا اہم نہیں تھا، لیکن اب کارخانوں کی کثرت، صنعتی فضلات کی نکاسی کے مناسب انتظام سے غفلت، آبادی کا پھیلاؤ، آلودگی پیدا کرنے والے ایندھن کا بے

---

[2] النحل، 16 : 89

[3] یوسف، 12 : 111

[4] الانعام، 6 : 38

[5] البقرۃ 2: 21، 20۔

دریغ استعمال، جنگلات کی بے تحاشہ کٹائی، دریاؤں میں فضلات کا بہاؤ، پُر شور سواریوں اور مشینوں کا استعمال اور اس طرح کے مختلف اسباب کی وجہ سے ماحولیات میں عدم توازن پیدا ہوتا جارہا ہے۔"[6]

آج نا صرف ہمارے معاشرے میں بلکہ پوری دنیا میں آلودگی بڑھ رہی ہے اور اس کی وجہ سے طرح طرح کی بیماریاں جنم لے رہی ہیں۔ یہ وہ صورتِ حال ہے جس نے پوری دنیا کو فکر مند کر رکھا ہے۔ آج آکسیجن کی قلت کا مسئلہ جو منہ کھولے ہمارے سامنے کھڑا ہے اس کا واحد حل اپنے ماحول میں جڑی بوٹیوں کی نگہبانی کرنا ہے جس سے آکسیجن کی قلت پر قابو پایا جاسکتا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ ان جڑی بوٹیوں سے طرح طرح کے صحت و تندرستی کے متعلقہ فوائد بھی حاصل کئے جاسکتے ہیں۔

اسلامی تعلیم کا بنیادی مقصد انسانی معاشرے اور ماحول کی اصلاح کرنا ہے، کیوں کہ ماحول کا اثر انسان کی جسمانی بناوٹ، رہائش، طرزِ حیات، غذا اور دیگر سرگرمیوں پر پڑتا ہے۔ اس لئے نبی کریم ﷺ نے اپنی حیات طیبہ میں اپنے صحابہ کرام کی روحانی تعلیم و تربیت کے ساتھ ساتھ ان کی جسمانی تربیت پر بھی دھیان دیا یہاں تک کہ جب کوئی صحابی بیمار ہوتا تو کائنات کے سب سے بڑے طبیب اس کی راہنمائی فرمایا کرتے تھے جیسا کہ حدیث پاک میں ہے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

(کان یاکل البطیخ بالرطب فیقول نکسر حر ھذا ببرد ھذا وبرد ھذا بحر ھذا)[7]

آپ صلی اللہ علیہ وسلم تازہ کھجوروں کے ساتھ تربوز کھاتے اور فرماتے تھے: "ہم اس (تربوز) کی ٹھنڈک کے ذریعہ اس (کھجور) کی گرمائش کو اور اس کی گرمائش کے ذریعے اس کی ٹھنڈک کے اثر کو ختم کر رہے ہیں۔"

مذکورہ بالا حدیث سے معلوم ہوا کہ نبی کریم ﷺ دنیا کے ایک ماہر طبیب بھی تھے کہ آپ ﷺ جڑی بوٹیوں اور ان کے پھلوں کی تاثیر کو علم بھی رکھتے تھے۔

نباتات میں افزائش نسل

یہ بات ذہن میں رکھنی چاہیے کہ عالم نباتات میں جڑی بوٹیوں کے افزائش نسل کے دو طریقے ہیں'ایک جنسی دوسرا غیر جنسی۔ ان میں صرف پہلا طریقہ ایسا ہے جو افزائش نسل کی اصطلاح کا فی الحقیقت مستحق ہے کیونکہ اسی سے ایک ایسے حیاتیاتی عمل کا تعین ہوتا ہے جس کا مقصد اس پودے کے مقابلہ میں جس سے یہ پیدا ہوا ہے ایک جدید منفرد وجود کا اظہار ہے۔[8]

غیر جنسی افزائش نسل بالکل سادہ طریقہ پر تعداد میں اضافہ کا نام ہے۔ یہ ایک نامیاتی وجود کے ٹکڑے ٹکڑے ہونے کے نتیجہ میں ظہور پذیر ہوتا ہے جو اصل پودے سے جدا ہو گیا ہو اور اس طریقہ سے ترقی پا گیا ہو کہ وہ پھر اسی پودے کے مطابق ہو جائے جس سے وہ نکلا تھا۔ مونڈ اور مینگنز کے نزدیک یہ بالیدگی کی ایک مخصوص کیفیت ہے۔ اس کی ایک سادہ سی مثال قلم لینا ہے۔ کسی پودے سے قلم لے کر اس کو موزوں پانی میں نم مٹی کے اندر لگا دیا جاتا ہے اور نئی جڑیں نکل آنے سے وہ پھر جم جاتا ہے۔"

بعض جڑی بوٹیاں نامیاتی اجزا کی خصوصیت سے اسی مقصد کے لیے وضع ہوتی ہیں۔ لیکن کچھ ایسی ہوتی ہیں جن میں کلے پھوٹتے ہیں اور ان کا عمل وہی تخم جیسا ہوتا ہے۔[9]

عالم نباتات میں جنسی افزائش نسل ایک ہی پودے پر نر اور مادہ کے ملاپ سے جنسی تشکیل کے ذریعے عمل میں آتی ہے یا جداگانہ پودوں پر ہوا کے ذریعے وقوع پذیر ہوتی ہے۔ اسی بات کا تذکرہ قرآن میں کیا گیا ہے۔

ایک اور آیت کریمہ میں ارشاد ہوتا ہے:

{فَأَنبَتْنَا فِيهَا مِن كُلِّ زَوْجٍ كَرِيمٍ}[10]

"پس ہم نے (زمین میں) ہر قسم کے نفیس جوڑے اگا دیئے"

ایک اور مقام پر فرمایا:

{وَمِن كُلِّ الثَّمَرَاتِ جَعَلَ فِيهَا زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ}[11]

"اور اس میں ہر قسم کے پھلوں کے جوڑے دوہرے دوہرے پیدا کر دیے ہیں"

---

[6] قریشی، حکیم خالد محمود طب نبوی ﷺ، ناظم اقبال اکیڈمی، لاہور پاکستان، 1987ء، ص:56۔

[7] ازدی، ربیع بن حبیب بن عمر بصری. الجامع الصحیح مسند الامام الربیع بن حبیب. بیروت، لبنان، دار الحکمہ، 1415ھ.3/231۔

[8] غلام احمد، حکیم، قدرتی جڑی بوٹیاں اور ان کے فوائد و ثمرات، ادارہ طلوع اسلام، لاہور، 1976ء، ص48۔

[9] سوہدروی، طارق اقبال، علم نباتات،، شفیع سجاد آرٹ پریس، لاہور، 1988ء، ص78۔

[10] لقمان، 31:10۔

[11] الرعد، 13:03۔

ہمیں معلوم ہے کہ پھل ان اعلیٰ درجہ کے پودوں کی افزائش نسل کے عمل میں آخری حاصل ہے جن کا نظام انتہائی ترقی یافتہ اور پیچیدہ ہے۔ پھل سے قبل کا درجہ پھول کا ہے جس میں نر اور مادہ دونوں کے اعضا (حاصل زر اور بیضہ) ہوتے ہیں۔ آخر الذکر میں اگر ایک مرتبہ تخم اگ گیا تو وہ گویا بارور ہو جاتا ہے جو اپنی باری سے بڑھتا اور تخم پیدا کرتا ہے۔ لہٰذا تمام پھل نر اور مادہ کے اعضا کے وجود پر دلالت کرتے ہیں، قرآن میں بیان کردہ آیت کا یہی مفہوم ہے۔

تحقیق سے معلوم ہوا ہے کہ بعض اقسام میں غیر بارور پھولوں سے بھی پھل پیدا ہو سکتا ہے مثلاً کیلا، کئی قسم کے اناس، انجیر، سنترے اور انگور' اس کے باوجود وہ ان پودوں سے حاصل ہو سکتے ہیں جن میں واضح طور پر جنسی خصوصیات ہوتی ہیں۔

افزائش نسل کے عمل کی آخری شکل تخم کے نمونہ کے ساتھ اس وقت ظاہر ہوتی ہے جب ایک دفعہ اس کا بیرونی خول پھٹ جاتا ہے (بعض اوقات یہ تخم ایک گٹھلی میں بند ہوتا ہے)۔ اس طرح پھٹنے سے جڑیں باہر نکل آتی ہیں جو مٹی سے وہ تمام چیزیں جذب کر لیتی ہیں جو پودے کی سست رفتار زندگی کے لیے ایک تخم کی حیثیت سے ضروری ہوتی ہیں جب کہ یہ تخم بڑھتا اور ایک نئے پودے کو جنم دیتا ہے۔ قرآن مجید کی ایک آیت نمو کے اس عمل کو اس طرح بیان کرتی ہے:

{اِنَّ اللّٰہَ فَالِقُ الْحَبِّ وَالنَّوٰی ط}[12]

"بے شک اللہ تعالیٰ پھاڑنے والا ہے دانہ کو اور گٹھلیوں کو"

قرآن کریم اکثر عالم نباتات میں ایک جوڑے کے ان اجزائے ترکیبی کے وجود کا اظہار کرتا ہے اور ایک عمومی سلسلہ احکام کے تحت غیر مفصل طور پر ایک جوڑے (زوج) کا تصور پیش کر دیتا ہے۔

ایک اور جگہ فرمان الٰہی ہے:

{سُبۡحٰنَ الَّذِیۡ خَلَقَ الۡاَزۡوَاجَ کُلَّہَا مِمَّا تُنۡۢبِتُ الۡاَرۡضُ وَ مِنۡ اَنۡفُسِہِمۡ وَ مِمَّا لَا یَعۡلَمُوۡنَ}[13]

"پاک ہے وہ ذات جس نے ہر چیز کے جوڑے پیدا کیے اور خواہ خود ان کے نفوس ہوں خواہ وہ چیزیں ہوں جنہیں یہ جانتے بھی نہیں"

ان اشیا کے معنوں کے متعلق جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں لوگ نہیں جانتے تھے بہت سے مفروضے قائم کیے جا سکتے ہیں۔ آج ہم ان چیزوں کے ڈھانچوں یا مزدوج عملوں کے مابین امتیاز کر سکتے ہیں جو ذی روح اور غیر ذی روح اشیا میں بے انتہا چھوٹی چھوٹی چیزوں سے لے کر بے حد بڑی چیزوں تک چلی گئی ہیں۔ اصل نکتہ جو ان واضح طور پر بیان کردہ تصورات کو یاد رکھنے اور ایک مرتبہ پھر ذہن نشین کرنے کا ہے وہ یہ ہے کہ وہ جدید سائنس سے کلی طور پر مطابقت رکھتے ہیں کہ نہیں۔[14]

قرآن اور نباتات پر تحقیق

دل آویز سبزہ زار، دل فریب گھنے جنگلات، ہرے بھرے درختوں کی لمبی قطاریں، باغات میں ثمر آور اشجار کسی بھی خطے کو جنت نظیر بنا دیتے ہیں کہ جس کی طرف دل خراماں خراماں کھچا چلا جاتا ہے۔ جڑی بوٹیوں کی بھینی بھینی خوشبو، ٹھنڈی ہوائیں، چڑیوں کی چہچہاہٹ اور بلبل کی نغمہ سرائی کان میں رس گھولتی ہے۔ اس سے جہاں مضطرب دل کو سکون ملتا ہے، رنجیدگی کو شکست ہوتی ہے وہاں بالآخر انسان ان تمام مظاہرِ قدرت سے متاثر ہو کر برملا گویا ہوتا ہے:

{الَّذِیۡنَ یَذۡکُرُوۡنَ اللّٰہَ قِیٰمًا وَّ قُعُوۡدًا وَّ عَلٰی جُنُوۡبِہِمۡ وَ یَتَفَکَّرُوۡنَ فِیۡ خَلۡقِ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ ۚ رَبَّنَا مَا خَلَقۡتَ ہٰذَا بَاطِلًا ۚ سُبۡحٰنَکَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ}[15]

جو لوگ کھڑے ہوئے اور بیٹھے ہوئے اور کروٹ کے بل لیٹے ہوئے اللہ کا ذکر کرتے رہتے ہیں اور آسمانوں اور زمینوں کی پیدائش میں غور و فکر کرتے رہتے ہیں (اور کہتے ہیں) اے ہمارے رب تو نے یہ سب کچھ بے کار پیدا نہیں کیا ' تو پاک ہے سو ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا۔

اس فرش زمین پر باغات اور جنگلات میں اگی ہوئی جڑی بوٹیوں کی اہمیت و ضرورت اس وقت اور بھی بڑھ جاتی ہے، جب چاروں طرف آلودگی بسیرا ڈالے ہو، صاف و شفاف ہوا کے لیے جسم ترستا ہو، اور زہر آلود دھوائیں جنم لیتی بیماراں نسل انسانی کو گھن کی طرح کھا رہی ہوں۔

نباتاتِ قرآنیہ کی اقسام

خشک و تر نباتات

روئے زمین پر جتنی بھی نباتات ہیں ان کی مجموعی طور پر دو اقسام ہیں خشک و تر۔ خشک و تر نباتات کا قرآن میں بھی ذکر ہے اور وہ ذکر اس اِس انداز سے بیان کیا گیا ہے:

---

[12] الانعام۔ 06:95۔

[13] یٰس۔ 36:36۔

[14] مورس بوکائیے، بائبل' قرآن اور سائنس، عام مفید کتب خانہ، لاہور، 1977ء ص: 229-231۔

[15] آل عمران 3:191۔

{وَلَا رَطْبٍ وَّلَا يَابِسٍ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ}[16]

اور نہ کوئی تر چیز ہے اور نہ کوئی خشک چیز مگر روشن کتاب میں (سب کچھ لکھ دیا گیا ہے)۔

خشک و تر نباتات کے اوعتبار سے اِس آیت کریمہ میں دو لفظ رَطْبٍ اور یَابِسٍ اِستعمال ہوئے ہیں۔ رطب کا معنی تر ہے اور یابس کا خشک یعنی خشک و تر نباتات ۔ یہ آیت قرآنی اِیجاز اور فصاحت و بلاغت کی دلیلِ اَتم ہے کیونکہ کائناتِ ارض و سماء کا کوئی وُجود اور کوئی ذرّہ ایسا نہیں جو خشکی اور تری کی دونوں حالتوں سے خارج ہو۔ بحر و بر، شجر و حجر، زمین و آسمان، جمادات و نباتات، جن و اِنس، خاکی ذرّات اور آبی قطرات، حیوانات اور دِیگر مخلوقات الغرض عالمِ پست و بالا کی جس شے کا بھی تصوّر کر لیجئے وہ یا تو خشک ہو گی یا تر یا دونوں حالتوں کا مرکب ہو گی۔ قرآن نے صرف دو لفظ وَلَا رَطْبٍ وَّلَا یَابِسٍ اِستعمال کر کے درحقیقت ساری کائنات کے ایک ایک ذرّے کا بیان کر دیا کہ اُس کا علم قرآن میں موجود ہے۔ ایک اور مقام پر اِرشاد فرمایا گیا ہے:

{وَكُلَّ شَيْءٍ فَصَّلْنٰهُ تَفْصِيْلاً}[17]

"اور ہم نے (قرآن میں) ہر چیز کو پوری تفصیل سے واضح کر دیا ہے۔"

خشک و تر نباتات کے حوالے سے گویا قرآن میں یا تو ہر چیز کا ذکر صراحت کے ساتھ ملے گا یا اُس کی اصل ضرور موجود ہو گی۔ یہ بات لوگوں کی اپنی اپنی اِستعداد و صلاحیت، فہم و بصیرت اور قوتِ اِستنباط و اِستخراج کے پیشِ نظر کہی گئی ہے کیونکہ ہر کوئی ہر شئے کی تفصیل قرآن سے اَخذ کرنے کی اِستعداد نہیں رکھتا۔ اگر قدرت کی طرف سے کسی کو نورِ بصیرت حاصل ہو، اِنشراحِ صدر ہو چکا ہو، حجابات اُٹھ چکے ہوں اور ربِّ ذُوالجلال نے اُس کے سینے کو قرآنی معارف کا اہل بنا دیا ہو تو اُسے ہر شئے کا تفصیلی بیان بھی نظر آتا ہے جس میں کئی نباتات ہیں جن کی حکمتوں سے آج انسان دورِ جدید میں آ کر واقف ہوا ہے۔

نر و مادہ نباتات

پہلے وقتوں میں بنی نوع انسان نہیں جانتا تھا کہ پودوں اور پھلوں میں بھی نر اور مادہ کا فرق پایا جاتا ہے۔ علم نباتات نے آج ہمیں بتایا ہے کہ ہر پودے اور پھل میں نر اور مادہ کی جنس پائی جاتی ہے۔ یہاں تک کہ یک جنسی پودے میں بھی نمایاں طور پر نر اور مادہ کا فرق پا یا جاتا ہے۔[18]

نباتات کا جوڑا

اللہ نے جیسے انسان کو جوڑا یعنی مرد اور عورت کی صورت میں پیدا کیا ایسے ہی جڑی بوٹیوں کو بھی جوڑا کی صورت میں پیدا فرمایا جو کہ جدید سائنس کی آج کی تحقیق ہے جبکہ قرآن کی چودہ سو سال سے بھی پہلے کی تحقیق ہے اس چیز کو قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے درج ذیل آیات میں بیان کیا ہے:

(وَاَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ط فَاَخْرَجْنَا بِهٖ اَزْوَاجًا مِّنْ نَّبَاتٍ شَتّٰى)[19]

"اور اوپر سے پانی برسایا اور اس بارش سے پودوں میں سے جوڑے بنائے جو ایک دوسرے سے جدا جدا ہیں"

ایک دوسرے مقام پر ارشاد ہوتا ہے:

(وَمِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ جَعَلَ فِيْهَا زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ يُغْشِى الَّيْلَ النَّهَارَ ط اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ)[20]

"اُسی نے ہر طرح کے پھلوں کے جوڑے پیدا کیے ہیں اور وہی دن پر رات طاری کرتا ہے۔ ان ساری چیزوں میں بڑی نشانیاں ہیں اُن لوگوں کے لیے جو غور و فکر سے کام لیتے ہیں"

تیسرے مقام پر فرمان باری تعالیٰ نازل ہوتا ہے:

(وَمِنْ كُلِّ شَيْءٍ خَلَقْنَا زَوْجَيْنِ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ)[21]

"اور ہر چیز کے ہم نے جوڑے پیدا کر دیے شاید تم (ان سے) سبق حاصل کرو"

---

[16] الانعام،6 : 59)

[17] بنی اِسرائیل،17 : 12

[18] ابن قیم، محمد بن ابی بکر، طب نبوی ﷺ (مترجم حکیم عزیز الرحمن اعظمی)، مکتبہ محمدیہ قذافی سٹریٹ اردو بازار لاہور، اپریل 2008ء، ص56۔

[19] طہ،20:53۔

[20] الرعد،13:03۔

[21] الذاریات،51:49۔

چوتھے مقام پر اللہ تعالیٰ اس حقیقت کا اظہار ان الفاظ سے فرماتا ہے

ارشاد ربانی ہے:

(سُبْحَانَ الَّذِیْ خَلَقَ الْاَزْوَاجَ کُلَّهَا مِمَّا تُنْبِتُ الْاَرْضُ وَمِنْ اَنْفُسِهِمْ وَمِمَّا لَا یَعْلَمُوْنَ)[22]

"پاک ہے وہ ذات جس نے جملہ اقسام کے جوڑے پیدا کیے خواہ وہ زمین کی بناتات میں سے ہوں یا خود اِن کی اپنی جنس (یعنی نوع انسانی) میں سے یا اُن اشیا میں سے جن کو یہ جانتے تک نہیں ہیں "

مولانا عبد الرحمان کیلانی اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ "زوج کا لفظ عربی میں تین معنوں میں آتا ہے:

- (1) متضاد اشیا جیسے دن اور رات، دھوپ اور سایہ، روشنی اور تاریکی، سیاہی اور سفیدی، خوشی اور رنج، خوشحالی اور تنگدستی وغیرہ۔
- (2) ہم مثل اشیا کے لیے جیسے پاؤں کے دونوں جوتے ایک دوسرے کا زوج ہیں۔ اسی طرح ہر دور کے مشرک ایک دوسرے کا زوج ہیں۔ ایک ہی نوعیت کے مجرم ایک دوسرے کا زوج ہیں۔
- (3) نر و مادہ کے لیے مثلاً خاوند بیوی کا زوج ہے، بیوی خاوند کی زوج ہے۔ ہر نر مادہ کا زوج ہے اور ہر مادہ نر کا زوج ہے۔ اور اس آیت میں غالباً اسی قسم کے زوج مراد ہیں۔ جانداروں میں ایک دوسرے کا زوج تو سب کے مشاہدہ میں آچکا ہے۔ نباتات میں بھی یہ سلسلہ قائم ہے۔ بار بردار ہوائیں نر درختوں کا تخم مادہ درختوں پر ڈال دیتی ہیں تو تب ہی ان میں پھل لگتا اور پکتا ہے اور جدید تحقیق کے مطابق یہ سلسلہ جمادات میں بھی پایا جاتا ہے۔ بجلی کا مثبت اور منفی ہونا یا ایک حقیر سے ذرہ (یعنی ایٹم) میں الیکٹرون اور پروٹون کا مثبت اور منفی ہونا انسان کے علم میں آچکا ہے۔ مقناطیس میں بھی مثبت اور منفی سرے ہوتے ہیں۔ اور جمادات تو کیا ہر چیز ذرات ہی کا مجموعہ ہوتی ہے۔ اس نر و مادہ سے اللہ تعالیٰ نے یہ سلسلہ چلایا کہ ان دونوں کے ملاپ سے ایک تیسری چیز وجود میں آتی ہے جس میں بعض دفعہ تو اصل نر اور مادہ کے کچھ کچھ خواص موجود ہوتے ہیں اور بعض دفعہ یہ تیسری چیز ایسی چیز پیدا ہوتی ہے جس کے خواص پہلی دونوں چیزوں سے بالکل جداگانہ ہوتے ہیں اور اسی چیز کا نام کیمیا یا کیمسٹری ہے۔ انسان کا علم جس حد تک پہنچ چکا ہے وہ بہرحال محدود ہے۔ جبکہ وحی الٰہی پورا علم ہے جس میں یہ خبر دی گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کے جوڑے پیدا کیے ہیں اور ان میں غور کرنے سے انسان کو اللہ کی قدرت کاملہ سے متعلق بہت سے سبق ملتے اور اس کی معرفت حاصل ہوتی ہے۔[23]

نباتاتِ قرآنیہ کی اہمیت وافادیت

نباتاتِ قرآنی کا سب سے پہلا اور اہم تعارف یہ ہے کہ اللہ نے ان میں انسانوں کا رزق رکھا ہے بالواسطہ یا بلاواسطہ اور ان میں سے بعض ایسی بھی ہیں جن کو باقاعدہ طور پر خوراک کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے اور یہ رزقِ حلال کی ایک بہت بڑی قسم ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ثمر دار درختوں کے پھلوں کو رزق قرار دیا ہے، ارشادِ الٰہی ہے

{یٰٓاَیُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّكُمُ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ وَالَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ فِرَاشًا وَّالسَّمَآءَ بِنَآءً ۠ وَّاَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجَ بِهٖ مِنَ الثَّمَرٰتِ رِزْقًا لَّكُمْ ۚ فَلَا تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ اَنْدَادًا وَّاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ}[24]

”اے لوگو اپنے رب کی عبادت کرو جس نے تم سب کو پیدا کیا ہے اس کی عبادت کرنے سے تم پرہیزگار بن جاؤ گے۔ تمہارا وہ رب جس نے تمہارے لئے زمین کو فرش بنایا اور آسمان سے پانی برسا کر درختوں سے تمہارے کھانے کیلئے بطور رزق پھل پیدا کر دیئے، کسی کو بھی اس کا شریک نہ بنانا حالانکہ تم جانتے ہو کہ اس کا کوئی شریک نہیں ہے

نباتات قدرتی انعام

نباتاتِ قرآنی سے حاصل شدہ فوائد گویا کہ انعام الٰہی ہیں اور وہ انعام پھلوں کی صورت میں انسان کو حاصل ہیں جیسا کہ مذکورہ بالا آیت میں نیک لوگوں کے بارے میں ہے کہ وہ سعادت مند لوگ جو ایمان لانے کے بعد اللہ تعالیٰ کی رضامندی اور خوشنودی کی خاطر اعمال صالحہ کرتے رہے، اللہ تعالیٰ ان کے کامل ایمان اور نیک اعمال کے صلہ میں انہیں جنتیں عطا فرمائے گا جن میں طرح طرح کے باغات ہونگے اور انہیں وہاں بھی انواع واقسام کے پھلوں کی صورت میں رزق ملے گا اس کا تفصیلی ذکر سورۃ البقرہ کی آیت نمبر ۲۵ میں ہے ارشاد ربانی ہے:

[22] یٰس۔36:36۔

[23] کیلانی، عبد الرحمن، تیسیر القرآن، الذاریات، دارالسلام الریاض 1999ء، 4/43۔

[24] البقرۃ 2: 21،20۔

{وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَھُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْھٰرُ ۭ كُلَّمَا رُزِقُوْا مِنْهَا مِنْ ثَمَـــرَةٍ رِّزْقًا ۙ قَالُوْا ھٰذَا الَّذِيْ رُزِقْنَا مِنْ قَبْلُ ۙ وَاُتُوْا بِهٖ مُتَشَابِهًا ۭ وَلَھُمْ فِيْهَآ اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ ڎ وَّھُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ }[25]

"اور ان لوگوں کو خوشخبری سنا دیجئے جو ایمان لائے اور نیک عمل کئے ان کے لیے باغات ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہونگی انھیں جب کوئی پھل کھانے کو دیا جائے گا تو وہ کہیں گے یہ تو وہی ہے جو ہمیں اس سے پہلے مل چکا ہے ان کے لیے وہاں پاکیزہ بیویاں ہونگی اور وہ وہاں ہمیشہ رہیں گے۔"

قرآن مجید کی ان آیات میں پھلوں کو قیامت کے دن انعام کے طور پر پیش کیے جانے کا ذکر ہے اور پھل بھی بعض جڑی بوٹیوں سے حاصل ہوتے ہیں جس سے ثابت ہوا کہ جڑی بوٹیوں کی افادیت مسلمہ ہے۔

نباتات صدقہ جاریہ

نباتاتِ قرآنی کی ضرورت و اہمیت کے اعتبار سے کتب احادیث کا مطالعہ کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ جڑی بوٹیوں اور ان سے حاصل شدہ پھلوں کی ضرورت و اہمیت رسالت مآب صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی قولی و فعلی سنت سے ثابت ہے، حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ:

«عن جابر رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: «ما من مسلم يَغرس غَرسا إلا كان ما أُكل منه له صدقة، وما سُرق منه له صدقة، ولا يَرْزَؤُهُ أحد إلا كان له صدقة». وفي رواية: «فلا يَغرس المسلم غَرسا فيأكلَ منه إنسان ولا دَابة ولا طير إلا كان له صدقة إلى يوم القيامة»، وفي رواية: «لا يَغرس مسلم غرسا، ولا يزرع زرعًا، فيأكل منه إنسان ولا دَابة ولا شيء، إلا كانت له صدقة»[26]

"جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: "جو مسلمان کوئی پودا لگاتا ہے تو اس میں سے جو کچھ کھایا جاتا ہے، وہ اس کے لیے صدقہ ہو گا، جو اس میں سے چوری ہو جاتا ہے، وہ اس کے لیے صدقہ ہو گا اور اس میں گر کوئی شخص کچھ کمی کر تا ہے، تو وہ بھی اس کے لیے صدقہ ہو گا"۔ دوسری روایت میں ہے: "مسلمان کوئی پودا لگائے اور اس میں سے کوئی انسان، چوپایہ اور پرندہ کھالے، تو وہ قیامت کے دن اس کے لیے صدقہ ہو گا"۔ ایک اور روایت میں ہے: "جو مسلمان کوئی پودا لگائے یا فصل بوئے، تو اس میں سے جو بھی انسان یا چوپایہ یا کوئی اور شے کھائے، وہ اس کے لیے صدقہ ہے"۔

جو بھی کوئی مسلمان نباتاتِ قرآنی کاشت کرے اور وہ پھل دینے لگیں تو ان کے پھل میں سے کوئی جان دار مخلوق کھالے، تو اسے اس پر ثواب ملتا ہے، یہاں تک کہ اس کی وفات کے بعد بھی اس کے اس عمل کا ثواب اس وقت تک جاری رہتا ہے، جب تک اس کی یہ جڑی بوٹیوں والی پھل دار کھیتی رہے گی۔ اس حدیث میں پھل دار جڑی بوٹیاں لگانے کی ترغیب دی گئی ہے۔ کیوں کہ ان کے کھیت میں بہت سی خیر مضمر ہے۔ اس میں دینی فائدہ بھی ہے اور دنیاوی بھی۔ اگر اس میں سے کوئی کھالے، تو وہ اس کے لیے صدقہ ہو گا۔

ابن بزار نے لکھا ہے کہ اس سے عجیب تر یہ کہ اگر اس میں سے کسی چور نے کچھ چرا لیا، مثلاً کوئی شخص کھجور کے پودے پاس آکر اس میں سے کھجوریں چرالے، تو اس کھجور کے مالک کو اس پر بھی اجر ملے گا، اگرچہ اسے اگر اس چور کا پتہ لگ جائے، تو وہ اس کے خلاف عدالت میں مقدمہ دائر کر دے گا۔ اس کے باوجود اللہ تعالیٰ اس چوری کے بدلے میں قیامت کے دن تک اس کے لیے صدقہ کا ثواب لکھ دیتا ہے۔ اسی طرح ان جڑی بوٹیوں میں سے جانور یا کیڑے مکوڑے کھا جائیں، تو یہ بھی صدقہ شمار ہو گا۔ حدیث بالخصوص مسلم کا ذکر اس لیے ہوا ہے کہ وہی در حقیقت دنیا و آخرت میں صدقہ کے ثواب سے فائدہ اٹھاتا ہے۔[27]

نباتاتِ قرآنی کی کاشت صحابہ کرام کے عمل سے ثابت ہے جیسا کہ بعض اطباء نے کھجور کی کاشت کے سلسلہ میں عملِ صحابہ کے ذکر میں حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے مشرف بہ اسلام ہونے کا دلچسپ اور فکر انگیز پس منظر اور اس میں صحابہ کرام کا خوش دلی سے حصہ لینا ذکر کیا ہے۔ حضرت علامہ عبد الرحمان جلال الدین سیوطیؒ نے اپنی مرتبہ کتاب الخصائص الکبریٰ فی المعجزات خیر الوریٰ کی جلد اول صفحہ ۷۴ تا ۷۵ بیان فرمایا ہے۔

سلمان فارسی بنو قریظہ کے یہودیوں میں سے ایک یہودی کے زر خرید غلام تھے جو وادی القریٰ سے انہیں خرید کر اپنے قبیلے مدینہ طیبہ میں لے آیا تھا، سلمان فارسیؓ بڑے سمجھدار آدمی تھے تلاش حق میں قبل ازیں مختلف عیسائی راہبوں کے پاس رہ چکے تھے ان سے نبی آخر الزمان صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے اوصاف، علامات، جائے ظہور، اور مقام ہجرت کے بارے میں سُن چکے تھے جب نبی کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مکۃ المکرمہ سے ہجرت فرما کر مدینہ منورہ تشریف فرما ہوئے آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی آمد کا چرچا عام ہو گیا سلمان فارسیؓ نے بھی آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے جو صفات و علامات عیسائی راہبوں نے سنی تھیں اُن سے بڑھ کر آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کو پایا اور حلقہ بگوش اسلام ہو گئے۔ حضور نبی کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا "مسلمان مکاتب

---

[25] البقرۃ 25:2۔

[26] ابن سعد، أبو عبد الله محمد بن سعد، الطبقات الكبرى، مكتبة العلوم والحكم، المدينة المنورة، الطبعة الثانية، 1408، 7/383۔

[27] ابن بزاز، محمد بن محمد المعروف کردری حنفی، فتاویٰ بزازیہ، دار إحياء التراث العربي، بيروت الطبعة الثالثة 1423ھ۔

ہو جاؤ'' مکاتب سے مراد وہ غلام ہوتا ہے جو اپنے آقا/مالک کی رضامندی سے رقم آزادی متعین کرلے اور پھر اس کو ادا کر کے آزادی کی تحریر لے لے، چنانچہ حضرت سلمان فارسیؓ نے اپنے مالک سے مکاتبت کی درخواست کی جو اُس نے منظور کرلی، تین سو درخت کھجوروں کے لگا کر ان کے پھل دینے تک نگہداشت اور چالیس اوقیہ سونا بھی ادا کرنا قرار پایا اور اسی پر معائدہ طے ہوا پھر حضرت سلمان فارسیؓ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور صورت حال بیان کی، حضور ﷺ نے حوصلہ افزائی فرمائی، حضرت سلمان فارسیؓ فرماتے ہیں کہ اصحاب رسول ﷺ نے کھجوروں کے پودوں کی فراہمی میں میری مدد کی کسی نے تیس، کسی نے بیس اور کسی نے دس پودے دیئے، ہر ایک نے مقدور بھر تعاون کیا، پھر رسول اکرم ﷺ نے مجھے پودوں کے لئے گڑھے کھودنے کیلئے کہا اور فرمایا جب گڑھے تیار ہو جائیں تو مجھے بلالینا میں خود پودوں کو اپنے ہاتھ سے لگاؤں گا، چنانچہ میں نے متعین زمین میں گڑھے کھودنے شروع کیے اس مرحلہ پر بھی صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین نے میری مدد کی وہ جہاں جہاں نشانات لگاتے میں گڑھے کھودتا ،جب کھدائی کا کام مکمل ہو گیا تو رسول اللہ ﷺ تشریف لائے ہم لوگ پودے اٹھا کر دیتے حضور نبی کریم ﷺ خود اپنے دست مبارک سے انہیں لگاتے اور مٹی درست کرتے، سلمانؓ فرماتے ہیں قسم ہے اُس ذات کی جس نے حضور نبی کریم ﷺ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا سب درخت سر سبز وشاداب ہوگئے اور اسی سال پھل دینا شروع کیا ،ایک درخت جسے غالباً میں نے لگایا تھا وہ خشک ہو گیا تھا حضور نبی کریم ﷺ نے دریافت کیا اور پھر اسے اکھیڑ اگیا ور دوبارہ نبی کریم ﷺ نے اسے اپنے ہاتھ سے لگایا وہ بھی اسی سال پھل دینے لگا، اس طرح تین سو درختوں کی شجر کاری مکمل ہو گئی۔ اب میرے ذمہ چالیس اوقیہ سونا ادا کرنا باقی تھا (ایک اوقیہ چالیس درہم وزن ہوتا ہے) تو ایک صحابی کو کسی کان سے سونے کی ایک چھوٹی سے ڈلی ملی جسے وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں لے آئے آپ نے ارشاد فرمایا ''مسلمان اسے تم لے لو اور اس کے ذریعے تم اپنی مکاتبت کا جتنا حصہ بنتا ہے ادا کر دو، میں نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ اس قدر چھوٹی ڈلی سے میر اواجب الادا سونا کیسے ادا ہو گا؟ آپ ﷺ سونے کی اس چھوٹی ڈلی (ٹکڑے) پر اپنا لعاب دہن لگایا اور فرمایا حوصلہ رکھو اللہ تعالیٰ اسی سے تمہارا کام پورا فرمائے گا۔ حضرت سلمانؓ فرماتے ہیں قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے میں نے اُس سونے سے اپنے یہودی مالک کو چالیس اوقیہ سونا ادا کر دیا اور اتنی ہی مقدار میں سونا میرے پاس بچ گیا اور میری مکاتبت (آزادی) پایہ تکمیل کو پہنچی۔[28]

نباتاتِ قرآنی کی اہمیت وضرورت اور ان کی افادیت سے متعلق دیگر متعدد مثالیں ہیں جن سے عیاں ہوتا ہے کہ صحابہ کرامؓ رسالت مآب ﷺ کی ہدایات کی روشنی میں جڑی بوٹیوں کی شجر کاری کرتے درختوں کی پیداوار سے خود بھی استفادہ کرتے اور صدقہ وخیرات بھی کرتے تھے، حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو طلحہ انصاری رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ میں سب سے زیادہ اور سب سے بڑے باغ والے تھے ان کا ایک باغ تھا جس کا نام بیر حاء تھا وہ ان کو بہت زیادہ محبوب تھا مسجد نبوی کے قریب تھا اس میں کنواں بھی تھا جس کا پانی نہایت شریں تھا اور وافر مقدا میں تھا، حضور نبی کریم ﷺ اکثر اس باغ میں تشریف فرما ہوتے تھے اور اس کنوئیں کا پانی نوش فرماتے، جب سورۃ آل عمران کی آیت نمبر ۹۲:

(لَن تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّىٰ تُنفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ وَمَا تُنفِقُوا مِن شَيْءٍ فَإِنَّ اللَّهَ بِهِ عَلِيمٌ)[29]

"تم نیکی کے کامل درجہ کو نہیں پہنچ سکتے جب تک ایسی چیزوں سے خرچ نہ کرو گے جو تم کو پسند ہیں ۔"

نازل ہوئی تو ابو طلحہؓ حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی مجھے اپنا باغ بیر حاء سب سے زیادہ محبوب ہے اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ محبوب مال اللہ کی راہ میں خرچ کرو اس لئے میں اسے اللہ تعالیٰ کے راستے میں دیتا ہوں آپ ﷺ جیسا مناسب سمجھیں اس کے موافق خرچ فرمائیں، حضور نبی کریم ﷺ بڑے خوش ہوئے اور فرمایا بہت ہی عمدہ مال ہے میں یہ مناسب سمجھتا ہوں کہ اس کو اپنے قرابت داروں میں تقسیم کردوں چنانچہ ابو طلحہؓ نے اسے اپنے رشتہ داروں میں تقسیم کر دیا۔ کھجور بھی طبی نقطہ نظر میں بہت سی ادویات میں استعمال ہوتی ہے اور کھجور کا تنا بھی طبی جڑی بوٹیوں میں ہی شمار ہو گا جو زمانہ نبوی ﷺ کی کاشت کاری کی بڑی زندہ جاوید مثال ہے۔

قرآن منبع علم وحکمت ہے اس میں دنیا کی ہر شئے کا ذکر ہے یہاں تک کہ حکمت پر مشتمل نباتات کے عجائبات ذکر ہیں۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے قیامت تک وُقوع پذیر ہونے والے ہر قسم کے حقائق کا علم جمع کر دیا ہے جس میں نباتات قابلِ ذکر ہیں۔

خلاصہ بحث

نباتاتِ قرآنی اس کائنات کا ایک خاص حصہ ہیں اور یہ کائنات میں اللہ تعالیٰ کی شانِ ربوبیت کا ایک مظہر یہ ہے کہ جہاں انسانوں اور دوسرے جان داروں کو اور بہت سی نعمتیں دی گئی ہیں، وہیں اس کو ساز گار ماحول بھی عطا کیا گیا ہے اور اللہ نے جڑی بوٹیاں پیدا کی گئی ہیں، جو کثافتوں کو جذب کر لیتی ہیں اور مختلف النوع آلودگیوں سے ماحول کو بچاتی ہیں۔ خشک وتر نباتات کے اوعتبار سے اِس آیتِ کریمہ میں دو لفظ رَطْبٍ اور یَابِسٍ اِستعمال ہوئے ہیں۔ رطب کا معنی تر ہے اور یابس کا خشک یعنی خشک وتر نباتات ۔ یہ آیت قرآنی

---

[28] سیوطی، جلال الدین عبد الرحمن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان. الخصائص الکبری. فیصل آباد، پاکستان: مکتبہ نوریہ رضویہ. 2014ء، 1/57۔

[29] آل عمران 92:3۔

اِیجاز اور فصاحت وبلاغت کی دلیلِ اَتم ہے۔ پہلے وقتوں میں بنی نوع انسان نہیں جانتا تھا کہ پودوں اور پھلوں میں بھی نر اور مادہ کا فرق پایا جاتا ہے۔ علم نباتات نے آج ہمیں بتایا ہے کہ ہر پودے اور پھل میں نر اور مادہ کی جنس پائی جاتی ہے۔ یہاں تک کہ یک جنسی پودے میں بھی نمایاں طور پر نر اور مادہ کا فرق پا یا جاتا ہے۔ اللہ نے جیسے انسان کو جوڑا یعنی مرد اور عورت کی صورت میں پیدا کیا ایسے ہی جڑی بوٹیوں کو بھی جوڑا کی صورت میں پیدا فرمایا جو کہ جدید سائنس کی آج کی تحقیق ہے جبکہ قرآن کی چودہ سو سال سے بھی پہلے کی تحقیق ہے اس چیز کو قرآن مجید میں اللہ تعالی نے درج ذیل آیات میں بیان کیا ہے۔"اور اوپر سے پانی برسایا اور اس بارش سے پودوں میں سے جوڑے بنائے جو ایک دوسرے سے جدا جدا ہیں "نباتاتِ قرآنی کی ضرورت واہمیت کے اعتبار سے کتب احادیث کا مطالعہ کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ جڑی بوٹیوں اور ان سے حاصل شدہ پھلوں کی ضرورت واہمیت رسالت مآب ﷺ کی قولی و فعلی سنت سے ثابت ہے۔

فوائد ونتائج

فوائد ونتائج درج ذیل ہیں:

1. قرآن منبع علم وحکمت ہے اس میں دنیا کی ہر شئے کا ذکر ہے۔
2. قرآن میں مذکور حکمت پر مشتمل نباتات کے عجائبات قابلِ ذکر ہیں۔
3. نباتاتِ قرآنی اس کائنات کا ایک خاص حصہ ہیں اور یہ کائنات میں اللہ تعالی کی شانِ ربوبیت کا ایک مظہر یہ ہے۔
4. اللہ نے جڑی بوٹیاں پیدا کی گئی ہیں، جو کثافتوں کو جذب کر لیتی ہیں اور مختلف النوع آلودگیوں سے ماحول کو بچاتی ہیں۔
5. خشک وتر نباتات کے او عتبار سے اِس آیتِ کریمہ میں دو لفظ رَطْبٍ اور یَابِسٍ اِستعمال ہوئے ہیں۔
6. پہلے وقتوں میں بنی نوع انسان نہیں جانتا تھا کہ پودوں اور پھلوں میں بھی نر اور مادہ کا فرق پایا جاتا ہے۔
7. علم نباتات نے آج ہمیں بتایا ہے کہ ہر پودے اور پھل میں نر اور مادہ کی جنس پائی جاتی ہے۔
8. یہاں تک کہ یک جنسی پودے میں بھی نمایاں طور پر نر اور مادہ کا فرق پا یا جاتا ہے۔
9. نباتاتِ قرآنی کی ضرورت واہمیت کے اعتبار سے کتب احادیث کا مطالعہ کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ جڑی بوٹیوں اور ان سے حاصل شدہ پھلوں کی ضرورت و اہمیت رسالت مآب ﷺ کی قولی و فعلی سنت سے ثابت ہے۔

تجاویز وسفارشات

1. نباتاتِ قرآنیہ کا تلاوتِ قرآن میں مطالعہ و تحقیق کی جائے۔
2. نباتاتِ قرآنیہ پر تحقیقی وریسرچ کے مختلف شعبوں کو فعال اور بامقصد بنا کر زیر استعمال لایا جائے۔
3. نباتاتِ قرآنیہ پر علم تفسیر پڑھاتے ہوئے خاص توجہ دی جائے اور اہمیت وفادیت کو اجاگر کیا جائے۔
4. علوم القرآن میں نباتاتِ قرآنیہ کو داخل نصاب کیا جائے۔
5. طبیہ کالجز ویونیورسٹیز کو حکومتی بجٹ میں سے حصہ دیا جائے تا کہ نباتاتِ قرآنیہ میں مذکور نباتات پر جدید تحقیق ہو۔
6. طب نبی ﷺ میں نباتاتِ قرآنیہ کو تعلیمی وعوامی اداروں کی لائبریریوں کا حصہ بنایا جائے۔
7. نباتاتِ قرآنیہ پر مشتمل مقالات کو، کتب خانہ میں اخبارات، دینی وعصری رسائل کا حصہ بنایا جائے۔
8. نباتاتِ قرآنیہ کو طبیہ کالجز ویونیورسٹیز میں جدید سے جدید سہولیات کے ذریعے آسان بنایا جائے۔

مصادر ومراجع

القران، کلام اللہ تعالی

ابن بزاز، محمد بن محمد المعروف کردری حنفی، فتاویٰ بزازیہ، دار إحياء التراث العربي، بیروت الطبعة الثالثة 1423ھ

ابن سعد،، اَبو عبد اللہ محمد بن سعد، الطبقات الکبری، مكتبة العلوم والحكم، المدينة المنورة، الطبعة الثانية، 1408

ابن قیم، محمد بن ابی بکر، طب نبوی ﷺ (مترجم حکیم عزیز الرحمن اعظمی)، مکتبہ محمدیہ قذافی سٹریٹ اردو بازار لاہور، اپریل 2008ء

ازدی، ربیع بن حبیب بن عمر بصری. الجامع الصحیح مسند الامام الربیع بن حبیب. بیروت، لبنان، دار الحکمہ، 1415ھ
سوہدروی، طارق اقبال، علم نباتات،، شفیع سجاد آرٹ پریس، لاہور، 1988ء
سیوطی، جلال الدین عبد الرحمن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان. الخصائص الکبری. فیصل آباد، پاکستان: مکتبہ نوریہ رضویہ. 2014ء
غلام احمد، حکیم، قدرتی جڑی بوٹیاں اور ان کے فوائد و ثمرات، ادارہ طلوع اسلام، لاہور، 1976ء
قریشی، حکیم خالد محمود طب نبوی صلی اللہ علیہ وسلم، ناظم اقبال اکیڈمی، لاہور پاکستان، 1987ء
قنیبی، حامد صادق، معجم لغۃ الفقہاء، دار النفائس للطباعۃ والنشر والتوزیع، س، ن
کیانی، عبد الرحمن، تیسیر القرآن، الذاریات، دار السلام الریاض 1999ء
مورس بوکائیے، بائیبل' قرآن اور سائنس، عام مفید کتب خانہ، لاہور، 1977ء